تصویر کی حرمت قرآن وسنت کی روشنی میں

جناب یحیٰ دادخوستی صاحب

(۴)

دوسری غور طلب بات: یہ ہے کہ جن تصویروں کا استعمال شرعاً ممنوع نہیں ہے، جیسے سر کٹی ہوئی تصویریں، کیا یہ بھی دخول ملائکہ کے لئے مانع ہیں یا نہیں؟ امام نوویؒ کی تحقیق یہ ہے کہ یہ بھی مانع ہیں اور جواز کا فائدہ صرف یہ ہے کہ اس کے استعمال کرنے والا گناہ گار نہیں ہوگا۔ مگر جمہور محققین علماء نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ اس کے استعمال کی اجازت شریعت نے دی ہے، وہ ملائکۂ رحمت کو مکان میں داخل ہونے سے مانع نہیں ہوتیں، جیسے کہ حدیث نمبر: ۱۵ میں حضرت جبریل علیہ السلام نے خود اس مانع کو رفع کرنے کے لئے یہ تدبیر بتلائی کہ یا تصویر کا سر کاٹ دیا جائے اور یا کسی پامال جگہ پر ڈال دیا جائے۔

تیسری بات: جو غور طلب ہے، وہ یہ کہ جس گھر میں تصویر ہو یا کتا ہو، اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے، اس کی علت کیا ہے؟ ملا علی قاریؒ نے تصویر کی حرمت کی علت یہ بتائی ہے کہ تصویر ان چیزوں میں سے ہے جن کی عبادت کی جاتی ہے اور کتے میں علت یہ بتائی ہے کہ بعض کتوں کو شیطان کہا گیا ہے اور فرشتے شیطان کی ضد ہیں اور یہ کہ کتا مردار کھاتا ہے اور اس سے بدبو پھیلتی ہے اور فرشتوں کو مردار اور بدبو سے نفرت ہوتی ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج:۸،ص:۲۶۶)

فائدہ:۶...... حدیث نمبر:۱۸ میں لفظ ''تصالیب'' جمع ہے ''تصلیب'' کی اور ''تصلیب'' اس چیز کو کہتے ہیں جس پر صلیب کی شکل بنائی گئی ہو، اس معنی کے اعتبار سے اس سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ جس طرح جاندار چیزوں کی تصویر گھر میں رکھنا حرام ہے، اسی طرح بے جان چیزوں میں بھی جن کی پرستش ہوتی ہے، جیسے ''صلیب'' اس کو بھی گھر میں رکھنا ناجائز ہے۔ اور بعض علماء نے کہا ہے کہ اس حدیث میں لفظ ''تصالیب'' سے مراد ''تصاویر'' ہیں، جیسے کہ بخاری کے الکشمیہنی کے نسخہ میں

''تصالیب'' کی جگہ ''تصاویر'' منقول ہے۔ (عمدۃ القاری، ج:۱۵،ص:۱۲۵)

فائدہ:۷...... حدیث نمبر:۱۹ سے تصویر کے حرام ہونے کی ایک بڑی وجہ بتلائی ہے کہ وہ شرک و بت پرستی کا ذریعہ ہے۔

فائدہ:۸...... حدیث نمبر:۲۴ میں جو عورت مسئلہ پوچھنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے مسئلہ پوچھنے سے پہلے یہ عرض کیا کہ میرا شوہر کسی غزوہ میں ہے۔ اس میں اس بات کا عذر بیان کرنا تھا کہ میں خود پوچھنے کے لئے بوجہ مجبوری آئی ہوں، کیونکہ میرا شوہر غائب ہے، اگر وہ حاضر ہوتا تو مسئلہ وہ پوچھتا اور نبی کریم ﷺ نے اس کو گھر میں کھجور کا درخت بنانے سے منع کیا، حالانکہ کھجور بے جان چیز ہے، اس کی تصویر بنانے کی اجازت ہے۔ اس ممانعت کی وجہ یہ تھی کہ اس میں نفع نہیں تھا اور بالآخر یہ صرف لہو ولعب کی چیز بن جاتی تو اس کا چھوڑنا بہتر تھا۔

تصویر کی حرمت پر امت کا اجماع ہے:

۱...... امام بخاریؒ نے اپنی کتاب میں ایک باب باندھا ہے: ''**هل يرجع إذا رأى منكراً في الدعوة**'' یعنی اگر کسی نے دعوت طعام میں کوئی گناہ دیکھا تو کھانا چھوڑ کر واپس چلا جائے گا یا نہیں؟ تو انہوں نے اس باب میں یہ لکھا ہے:

''**ورأى ابن مسعودؓ صورة في البيت فرجع**''۔ (بخاری،ص:۷۷۸)

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے (میزبان کے) گھر میں تصویر دیکھی تو (کھانا کھائے بغیر) واپس چلے گئے۔

۲...... علامہ محمد بن احمد الذہبیؒ نے تحریر کیا ہے:

''**الكبيرة الثامنة والأربعون التصوير في الثياب والحيطان والحجر والدراهم وسائر الأشياء سواء كانت شمعاً أو عجيناً أو حديداً أو نحاساً أو صوفاً او غير ذلك والأمر بإتلافها**''۔ (الکبائر،ص:۲۰۸)

ترجمہ:...... ''اڑتالیسواں گناہ کبیرہ تصویر ہے کپڑوں، دیواروں، پتھروں، سکوں میں اور اس کے علاوہ دیگر چیزوں میں۔ پھر برابر ہے خواہ موم سے ہو یا گوندھا ہوا آٹا یا لوہا یا تانبا یا اون یا اس کے علاوہ کوئی اور چیز ہو، اس کے تلف کرنے (یعنی توڑنے، پھاڑنے اور مٹانے) کا حکم دیا گیا ہے۔

۳...... علامہ نوویؒ تحریر فرماتے ہیں:

’’ہمارے مذہب اور دیگر مذاہب کے علماء نے فرمایا ہے کہ جاندار کی تصویر بنانا سخت حرام ہے اور یہ کام کبیرہ گناہوں میں سے ہے، کیونکہ اس پر احادیث میں بڑی سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں تو تصویر کا بنانا تو ہر حال میں حرام ہے، خواہ وہ تذلیل کے لئے بنائی گئی ہو یا تعظیم کے لئے، کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت خالقیت میں مشابہت ہے اور یہ گناہ تصویر بنانے والے کے لئے ہر صورت میں ثابت ہے، خواہ اس نے تصویر کپڑے پر بنائی ہو یا بچھونے پر، دینار پر بنائی ہو یا درہم پر، برتن پر بنائی یا دیوار پر یا کسی اور چیز پر۔ اور جن چیزوں میں روح نہیں ہے، جیسے درخت اور اونٹ کا کجاوہ تو ان کی تصویر بنانا حرام نہیں ہے۔ یہ تو تصویر بنانے کا حکم ہے، لیکن جاندار تصویر کے استعمال میں یہ تفصیل ہے، اگر وہ دیوار پر لٹکائی گئی ہو یا پہنے ہوئے کپڑے یا پگڑی میں ہو یا کسی اور ایسی چیز میں ہو جس میں تصویر کی تحقیر و تذلیل نہ ہوئی ہو تو تصویر کا یہ استعمال حرام ہے اور اگر وہ اس بچھونے میں ہو جو پاؤں سے روندا جاتا ہو اور اس کی تذلیل کی جاتی ہو تو یہ حرام نہیں ہے، مگر اس قسم کی تصویریں فرشتوں کو گھروں میں داخل ہونے سے منع کرتی ہیں یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے، پھر اس تصویر کا سایہ ہو یا نہ ہو، اس کے گناہ میں کوئی فرق نہیں ہے، اور بعض لوگوں نے جو یہ کہا ہے کہ یہ حرمت اس تصویر کی ہے، جس کا سایہ ہو اور جس کا سایہ نہ ہو وہ تصویر حرام نہیں ہے، یہ مذہب باطل ہے، کیونکہ وہ پردہ جس میں تصاویر تھیں، جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے نکیر فرمائی، یقینی بات ہے کہ ان کا سایہ نہ تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ احادیث میں مطلق تصویر کی حرمت بیان ہوئی ہے، اس میں سایہ کا کوئی اشارہ تک نہیں ہے۔
یہ خلاصہ ہے ہمارے مذہب کا مسئلۂ تصویر میں اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا، صحابہؓ و تابعینؒ کا اور ان کے بعد کے علماء کا اور یہی مذہب ہے امام ثوریؒ، امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ اور دیگر ائمہ کا‘‘۔ (شرح مسلم، ج:۲،ص:۱۹۹)

۴...... حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری، ج:۱۰،ص:۳۱۵ میں علامہ نوویؒ کی توثیق کی ہے۔

۵...... علامہ بدرالدین عینیؒ نے عمدۃ القاری، ج:۱۵،ص:۱۲۴ میں توضیح کے حوالے سے نوویؒ کے قریب مضمون نقل کیا ہے۔

۶...... ملا علی القاریؒ نے مرقاۃ المفاتیح، ج:۸،ص:۲۶۶ میں بعینہ علامہ نوویؒ کا مضمون

تحریر کیا ہے، مگر حوالہ کسی کا نہیں دیا ہے۔

۷...... علامہ ابن عابدینؒ اپنی مشہور کتاب ’’رد المحتار‘‘ میں لکھتے ہیں:

’’وتکره التصاویر علی الثوب صلی فیه أولا وهذه الکراهة تحریمیة وظاهر کلام النوویؒ فی شرح المسلم الإجماع علی تحریم تصویر الحیوان‘‘۔ (رد المحتار، ج:۱،ص:۶۴۷)

ترجمہ:...... ’’کپڑوں پر تصویریں مکروہ ہیں، خواہ اس میں نماز پڑھے یا نہ پڑھے اور اس مکروہ سے مراد مکروہ تحریمی ہے۔ نوویؒ نے شرح مسلم میں تصاویر کے متعلق جو بیان کیا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاندار کی تصویر کی حرمت پر اجماع ہے‘‘۔

۸...... سعودی عرب کے بہت مشہور بڑے مفتی ومحدث شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ نے تصویر کے موضوع پر ’’الجواب المفید فی حکم التصویر‘‘ کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے، اس میں انہوں نے ۱۹ احادیث ذکر کرنے کے بعد یہ لکھا ہے:

’’وفی هذه الأحادیث وماجاء فی معناها دلالة علی تحریم التصویر لکل ذی روح وأن ذلک من کبائر الذنوب المتوعد علیها وهی عامة الأنواع التصویر سواء کان للصورة ظل أم لا، سواء کان التصویر فی حائط أو ستر أو قمیص أو مرآة أو قرطاس وغیر ذلک، لأن النبی ﷺ لم یفرق بین ماله ظل وغیره ولابین ما جعل فی ستر وغیره بل لعن المصورین وأخبر أن المصورین أشد الناس عذاباً یوم القیامة وأن کل مصور فی النار وأطلق ذلک ولم یستثن شیئاً‘‘۔

(الجواب المفید فی حکم التصویر،ص:۱۰)

ترجمہ:...... ’’مذکورہ احادیث اور ان کے علاوہ وہ احادیث جو ان کے معنی کے مطابق ہیں، یہ سب جاندار کی تصویر کی حرمت پر صراحتاً دلالت کرتی ہیں اور اس بات پر بھی کہ تصویر ان بڑے گناہوں میں سے ہے جن پر وعید آئی ہے۔ تصویر کے اس حکم میں اس کی ساری اقسام داخل ہیں، خواہ سائے والی ہو یا بغیر سائے کے، پھر یہ تصویر دیوار میں ہو یا پردہ، قمیص، شیشہ میں ہو یا کسی اور چیز میں ہو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے سایہ دار اور غیر سایہ دار تصویر میں کوئی فرق

نہیں کیا ہے اور نہ ہی پردے اور غیر پردے کا کوئی فرق کیا ہے، بلکہ مطلق مصور پر لعنت بھیجی ہے اور آپ ﷺ نے اس بات کی خبر دی ہے کہ تصویر بنانے والے قیامت کے دن سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے اور اس مطلق حکم سے کوئی چیز مستثنیٰ نہیں کی ہے''۔

۹.....شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ نے علامہ نوویؒ کی پوری عبارت نقل کرنے کے بعد زرقانیؒ کے حوالے سے ابن العربیؒ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''فإن كانت ثابتة الهيئة قائمة الشكل حرم وإن قطعت الرأس وتفرقت الأجزاء جاز، هذا هو الأصح''۔ (اوجز المسالک، ج:۶،ص:۳۹۱)

ترجمہ:......''اگر تصویر کی ہیئت اور شکل درست ہو تو حرام ہے اور اگر اس کا سر کاٹا گیا ہو اور بدن کے اجزاء کو الگ الگ کردیا گیا ہو، پھر جائز ہے، یہ سب سے صحیح مسلک ہے''۔

۱۰.....حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ نے ۱۳۳۸ھ میں تصویر کے موضوع پر ایک مفصل مقالہ لکھا جو ماہنامہ ''القاسم دیوبند'' میں دس قسطوں کے ساتھ شائع ہوا، پھر چودہ سال کے بعد ۱۳۵۲ھ میں اس پر نظر ثانی کرکے رسالہ کی شکل میں ''التصوير لأحكام التصوير'' کے نام سے شائع کیا، پھر چون سال کے بعد ۱۳۹۲ھ میں اس پر دوبارہ نظر ثانی فرمائی اور ''تصویر کے شرعی احکام'' کے نام سے شائع کیا۔ اس رسالہ میں مفتی صاحب نے رسول اللہ ﷺ کی احادیث اور صحابہ کرامؓ کے آثار اور فقہاء ومحدثین کے اقوال اور سلف صالحین کے تعامل سے تصویر کی حرمت کو ثابت کردیا ہے، آپ نے اس رسالہ کے مقدمہ میں فرمایا ہے:

''موجودہ دور میں تصویر زندگی کا جزو بن گئی، دنیا کی کوئی چیز اس سے خالی نہ رہی، عوام وخواص سبھی اس میں مبتلا ہوگئے، بڑے بڑے علماء، فضلاء کی تصاویر اخباروں اور کتابوں کی زینت بنی ہوئی ہیں...... اس ابتلاء عام کا ایک طبعی تقاضا تو مایوسی وخاموشی تھا، مگر دوسرا عقلی تقاضا یہ تھا کہ جس چیز کو رسول اللہ ﷺ کی احادیث متواترہ نے حرام قرار دیا ہے، لوگوں کو آپ ﷺ کے ارشادات سے باخبر کرنے کے لئے پوری جدوجہد کی جائے''۔ (تصویر کے شرعی احکام، ص:۵)

۱۱.....شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان دامت فیوضہم فرماتے ہیں:

''جمہور علماء اور فقہائے اسلام کے نزدیک جاندار کی تصویر حرام اور گناہ میں سے ہے،

چاہے وہ سایہ دار مجسم کی شکل میں ہو یا اس کا سایہ نہ ہو۔ (کشف الباری، کتاب اللباس، ص:۳۰۴)

ان گیارہ حوالوں سے یہ ثابت ہوگیا کہ صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، فقہاء، محدثین، مجتہدینِ احناف، مالکیہ، شوافع، حنابلہ، اہل ظاہر، دیوبندی، بریلوی مقصد یہ کہ قرن اول سے لے کر آج تک سب اہل علم اس پر متفق ہیں کہ جاندار کی تصویر بنانا اور استعمال کرنا حرام ہے، البتہ چودھویں صدی کے چوتھے عشرے میں پورے برصغیر میں صرف ایک مولانا سید سلیمان ندویؒ نے ایک مقالہ تحریر کیا، جس میں انہوں نے یہ عندیہ ظاہر کیا کہ عکسی تصویر جائز ہے اور غیر عکسی تصویر بھی اگر پوجا پاٹ کے لئے نہ ہو، وہ بھی جائز ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مولانا ندویؒ نے اخیر میں ''رجوع واعتراف'' کے عنوان سے ایک مفصل مقالہ لکھا جو ماہنامہ ''معارف'' اعظم گڑھ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ کے شمارے میں شائع فرمایا۔ اس مقالے میں مولانا ندویؒ نے بہت سے نظریات سے رجوع فرمایا، ان میں سے ایک فوٹو کا تھا۔ حضرت مولانا ندویؒ نے انتہائی وضاحت کے ساتھ جواز سے حرمت کی طرف رجوع فرمایا۔ نیز ایسے دور میں مولانا ابوالکلام آزادؒ اگرچہ عقیدتاً فوٹو کے جواز کے قائل نہیں تھے، مگر عملی طور پر اپنا مشہور اخبار ''الہلال'' باتصویر شائع کرتے تھے۔ جب وہ رانچی جیل میں تھے، آپ کے ایک عقیدت مند نے آپ کی سوانح کو بنام ''تذکرہ'' جمع کرکے اس کی اشاعت کا ارادہ کیا تو انہوں نے مولانا آزادؒ کو خط بھیجا کہ مجھے اپنا فوٹو عنایت فرمائیں، جس کو میں اس کتاب کے شروع میں لگانا چاہتا ہوں۔ اس پر مولانا آزادؒ نے جو جواب تحریر فرمایا، وہ خود اسی تذکرہ میں ان الفاظ کے ساتھ شائع ہو چکا ہے:

> ''تصویر کا کھنچوانا، رکھنا، شائع کرنا سب ناجائز ہے، یہ میری سخت غلطی تھی کہ تصویر کھنچوائی اور الہلال کو باتصویر نکالا تھا، اب میں اس غلطی سے تائب ہو چکا ہوں، میری پچھلی لغزشوں کو چھپانا چاہئے، نہ کہ از سرنو ان کی تشہیر کرنا چاہئے''۔ (تصویر کے شرعی احکام، ص:۴)

ان دونوں حضرات کے رجوع کے بعد اب پوری امت مسلمہ کے علماء حق تصویر کی حرمت پر متفق ہیں اور مصر کے چند داڑھی منڈے اور پتلون پہنے ہوئے برائے نام علماء کی جانب سے تصویر کے جواز کا فتویٰ دینے سے اجماعِ امت پر کوئی اثر نہیں پڑتا، کیونکہ ان کا یہ فتویٰ صریح نصوص کے خلاف ہے، اس لئے ان کا یہ فتویٰ بلاریب باطل ہے۔ (جاری ہے)

☆☆☆